اسلامی دنیا چوتھی صدی ہجری میں
(ایک سیاح کے مشاہدات)

ملکِ مشرق
(ب) خُراسان

از

جناب ڈاکٹر خورشید احمد صاحب فارق استاد
ادبیات عربی - دہلی یونی ورسٹی

(سیاق و سباق کے لئے ملاحظہ ہو برہان ماہ دسمبر)

سیاح نے خراسان کو سترہ حصّوں میں بانٹا ہے :-
بلخ - طخارستان - بامیان - غزنین - بست - سجستان - ہراۃ - گنج رستاق - اسفزار - مروشاہجان - قوہستان - نیساپور - بوشنج - بادغیس - غرجستان (غرج الشار) جوزجان - مرورود -

خراسان کا تعارف

سیاح لکھتا ہے :- حقیقت یہ ہے کہ خراسان علاقہ ہیطل سے زیادہ عظیم الشان ہے کیوں کہ یہاں سامانی حکومت کا سب سے بڑا صدر مقام ہے ، اس کے باشندے ہیطل کے مقابلہ میں زیادہ خوش سلیقہ ، خوش لباس ، خوش زبان اور بردبار ہیں ، خیر و شر ، حق و باطل سے ہیطل کی نسبت زیادہ آشنا ہیں ، ان کے رسم و رواج ، عربی ممالک کے رسم و رواج سے ہیطل کی نسبت زیادہ قریب ہیں ،

خراسان کے صدر شہر بھی نسبتۃً زیادہ شاندار، اور خوش آیند ہیں، اسی طرح یہاں ہیطل کے مقابلہ میں سردی بھی کم ہوتی ہے، اور باشندے بھی کم روکھے ہیں، یہاں کے قوانین اور آداب زندگی بھی وہاں کی نسبت بہتر ہیں، یہاں ہوشمندوں اور ذی علم اور ذی اقتدار اکابر کی تعداد بھی زیادہ ہے، تعلیم و تعلم، حدیث و روایت کا خوب چرچا ہے، دولت فراوان ہے، لوگ صائب رائے ہیں، یہاں مرو، بلخ اور نیساپور جیسے معمور، مالامال اور عظیم الشان شہر ہیں، اس مردم خیز ملک میں بڑے بڑے وزیر، لیڈر اور عالم پیدا ہوتے ہیں، یہاں ایسی ریاستیں ہیں جن میں انصاف کا بول بالا ہے، سلطان شار کی ریاست غرج (غرجستان) کا عدل اور فیاضی حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے عہد کو تازہ کرتی ہے، سلطان غزنین برابر جہاد اور عسکری مہموں میں مصروف رہتا ہے، یہاں کے بنی فریغون (سلاطین جوزجان) عدل و وفا کے لئے مشہور ہیں، با ایں ہمہ یہاں برائیاں پھیل گئی ہیں، سال میں دو بار خراج وصول کیا جاتا ہے، زمیندار اور جائداد والے مصیبت میں مبتلا ہیں، مذہبی اختلافات جھگڑوں اور بغاوتوں نے زندگی کی لذت اور عافیت تلخ کر دی ہے [۱]

ممتاز شہر

بلخ:- یہ شہر جس کو سیّاح نے جنت خراسان کے لقب سے یاد کیا ہے، خوش آیند، پُر لطف اور نعمتوں سے بھرپور تھا، افریقہ کے نزہت بخش شہر تاہرت اور شام کے دل کش پایۂ تخت دمشق کی نظیر تھا۔ شہر کے اکثر راستوں سے نہریں اور نالے ہو کر گذرتے تھے، باغات اور گھنے درختوں نے شہر کو ڈھانپ لیا تھا، علم کا چرچا خوب تھا، اور بڑے بڑے جیّد عالم موجود تھے، یہاں کے فضلاء دور دور مشہور تھے اور ان کی بڑی عزت کی جاتی تھی، قانون اسلام (فقہ) کا خزانہ تھا، فیاضی

[۱] مقدسی ص۲۹۴ و ص۲۹۵

اور مروت کی کان تھا، ہر قسم کی ضروریاتِ زندگی اور قدرتی نعمتیں فراواں تھیں، لوگ مہربان اور باشعور تھے، شہر کے مکانات کشادہ اور بازار خوش نما تھے، پھل لذیذ اور چیزیں سستی تھیں، پانی زود ہضم تھا، علم و تصوف کے مشائخ، سیاسی مدبر، وزراء اور لیڈر موجود تھے، شہر ہر قسم کے اضداد کا مظہر تھا، تجارت نفع بخش اور ترقی پذیر تھی، لوگ دولت مند تھے، کسی عجمی ملک کی جامع مسجد یہاں کی جامع مسجد کی طرح شاندار نہ تھی، اور مشرق کا کوئی شہر بلخ کا ہم پلہ نہ تھا، سندھ کی تجارت کی خاص منڈی اور خراسان کا مایۂ ناز شہر تھا۔ رقبہ میں بخارا کے برابر تھا، مگر یہاں کے مکانات بخارا سے زیادہ کشادہ تھے، جامع مسجد وسط بازار میں تھی، شہر میدان میں پہاڑ سے نصف مرحلہ (تقریباً دس میل) پر واقع تھا، شہر کی فصیل کے باہر ایک دوسری آبادی تھی جو اندرونِ شہر کی طرح معمور تھی، شہر کے گرد ایک بڑی خندق تھی، اور ایک بڑی نہر شہر میں داخل ہوتی تھی جس سے بہت سے نالے نکلتے تھے، عمارتیں کچی اینٹوں کی تھیں، شہر کے محصولات سے حکومت کو بہت آمدنی تھی، سیاح نے لکھا ہے کہ بلخ کے سارے ماتحت شہر عمدہ تھے۔ شہر میں برائیاں یہ تھیں:۔ قافلوں کی شاہ راہ سے دور واقع تھا، یہاں آنے میں بڑی کلفتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا، یہاں جھگڑے اور بلوے خوفناک ہوتے تھے، بدکاریاں اور بے حیائیاں خوب پھیلی ہوئی تھیں۔[1]

غزنین:۔ صوبہ کے صدر مقام کا نام بھی غزنین تھا، یہ شہر بڑا تو نہ تھا مگر تھا دل لگاؤ، چیزیں ارزاں تھیں اور معاشی سہولتیں مہیا۔ گوشت کی فراوانی تھی، پھل عمدہ تھے اور خوب۔ اس کے ماتحت بڑے بڑے شہر تھے، یہ خراسان و ہند کے تجارتی قافلوں کا اہم مرکز تھا، اور سندھ سے ہونے والی تجارت کی منڈی، باہر سے آنے

---

[1] مقدسی ص ۳۰۲

والوں کے لئے بالخصوص نہایت صحت بخش تھا، نہ یہاں مچھر ہوتے تھے اور نہ بچھو، مگر سردی سخت پڑتی تھی، اور برف بہت گرتا تھا، عام طور پر عمارتیں لکڑی کی تھیں، ہوا خشک تھی، پانی اچھا نہ تھا، ایک میدان میں پہاڑوں سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر واقع تھا، شہر کے دو حصے تھے، شاہی قلعہ شہر کے وسط میں تھا، اور کچھ بازار بھی فصیل کے اندر تھے، لیکن اکثر مکانات اور بازار فصیل کے باہر والے شہر میں تھے۔[1]

زرنج:۔ سجستان کا صدر مقام تھا، اس کا قلعہ نہایت خوبصورت اور عمارتیں خوش نما تھیں، یہاں سانپ بہت ہوتے تھے، باشندے تیز فہم، محنتی اور باحوصلہ تھے، علومِ عقلی و نقلی کی خوب اشاعت تھی، تجارت فروغ پر تھی، روزگار سہل الحصول تھا، چیزیں سستی تھیں، پھل خوب تھے، سیاح لکھتا ہے:۔ شہر خراسان کا بصرہ (یعنی تجارت کی اہم منڈی) تھا، یہاں کے معمار تعمیر اور نقش و نگار کے کام میں بڑے ماہر تھے، کھانے نہایت عمدہ اور صاف ہوتے تھے، علم و فن کے بڑے بڑے فاضل موجود تھے، تجارت نفع بخش اور روزگار سہل الحصول تھا، گرمی خوب پڑتی تھی، یہاں کی کھجوریں بے مزہ تھیں، فتنوں اور بلووں کا بازار گرم رہتا تھا، لوگ سیاسی و مذہبی جھگڑوں کے ہاتھ کا کھلونا بنے ہوئے تھے، مذہبی تعصب اور پارٹی بازی کا جنون زوروں پر تھا، بہت سے لوگ ان جھگڑوں کی نذر ہو جاتے تھے، اور بہت سے گھر بار چھوڑنے پر مجبور، اولاد الزنا فوج در فوج تھے، جن کی زندگی کا مقصد ایذا رسانی اور لوگوں کی ٹوپی اُچھالنا تھا، مخالف پارٹیاں قصائد میں ایک دوسرے کی دھجیاں اُڑاتیں، باشندے روکھے اور بار خاطر تھے، عام باشندے خارجی عقیدہ کے حامل تھے، مکانات تکلیف دہ اور

[1] مقدسی صفحہ ۳۰۲

اور مروت کی کان تھا، ہر قسم کی ضروریاتِ زندگی اور قدرتی نعمتیں فراواں تھیں، لوگ مہربان اور باشعور تھے، شہر کے مکانات کشادہ اور بازار خوش نما تھے، پھل لذیذ اور چیزیں سستی تھیں، پانی زود ہضم تھا، علم و تصوف کے مشائخ، سیاسی مدبر، وزراء اور لیڈر موجود تھے، شہر ہر قسم کے اضداد کا مظہر تھا، تجارت نفع بخش اور ترقی پذیر تھی، لوگ دولت مند تھے، کسی عجمی ملک کی جامع مسجد یہاں کی جامع مسجد کی طرح شاندار نہ تھی، اور مشرق کا کوئی شہر بلخ کا ہم پلّہ نہ تھا، سندھ کی تجارت کی خاص منڈی اور خراسان کا مایۂ ناز شہر تھا۔ رقبہ میں بخارا کے برابر تھا، مگر یہاں کے مکانات بخارا سے زیادہ کشادہ تھے، جامع مسجد وسط بازار میں تھی، شہر میدان میں پہاڑ سے نصف مرحلہ (تقریباً دس میل) پر واقع تھا، شہر کی فصیل کے باہر ایک دوسری آبادی تھی جو اندرونِ شہر کی طرح معمور تھی، شہر کے گرد ایک بڑی خندق تھی، اور ایک بڑی نہر شہر میں داخل ہوتی تھی جس سے بہت سے نالے نکلتے تھے، عمارتیں کچی اینٹوں کی تھیں، شہر کے محصولات سے حکومت کو بہت آمدنی تھی، سیاح نے لکھا ہے کہ بلخ کے سارے ماتحت شہر عمدہ تھے۔ شہر میں برائیاں یہ تھیں:۔ قافلوں کی شاہ راہ سے دور واقع تھا، یہاں آنے میں بڑی کلفتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا، یہاں جھگڑے اور بلوے خوفناک ہوتے تھے، بدکاریاں اور بے حیائیاں خوب پھیلی ہوئی تھیں [1]

غزنین:۔ صوبہ کے صدر مقام کا نام بھی غزنین تھا، یہ شہر بڑا تو نہ تھا مگر تھا دل لگا دینے والا، چیزیں ارزاں تھیں اور معاشی سہولتیں مہیا۔ گوشت کی فراوانی تھی، پھل عمدہ تھے اور خوب۔ اس کے ماتحت بڑے بڑے شہر تھے، یہ خراسان و ہند کے تجارتی قافلوں کا اہم مرکز تھا، اور سندھ سے ہونے والی تجارت کی منڈی، باہر سے آنے

[1] مقدسی ص ۳۰۲

والوں کے لئے بالخصوص نہایت صحت بخش تھا، نہ یہاں مچھر ہوتے تھے اور نہ بچھو، مگر سردی سخت پڑتی تھی، اور برف بہت گرتا تھا، عام طور پر عمارتیں لکڑی کی تھیں، ہوا خشک تھی، پانی اچھا نہ تھا، ایک میدان میں پہاڑوں سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر واقع تھا، شہر کے دو حصے تھے، شاہی قلعہ شہر کے وسط میں تھا، اور کچھ بازار بھی فصیل کے اندر تھے، لیکن اکثر مکانات اور بازار فصیل کے باہر والے شہر میں تھے۔[1]

زرنج :- سجستان کا صدر مقام تھا، اس کا قلعہ نہایت خوبصورت اور عمارتیں خوش نما تھیں، یہاں سانپ بہت ہوتے تھے، باشندے تیز فہم، محنتی اور باحوصلہ تھے، علوم عقلی و نقلی کی خوب اشاعت تھی، تجارت فروغ پر تھی، روزگار سہل الحصول تھا، چیزیں سستی تھیں، پھل خوب تھے، سیاح لکھتا ہے:- شہر خراسان کا بصرہ (یعنی تجارت کی اہم منڈی) تھا، یہاں کے معمار تعمیر اور نقش و نگار کے کام میں بڑے ماہر تھے، کھانے نہایت عمدہ اور صاف ہوتے تھے، علم و فن کے بڑے بڑے فاضل موجود تھے، تجارت نفع بخش اور روزگار سہل الحصول تھا، گرمی خوب پڑتی تھی، یہاں کی کھجوریں بے مزہ تھیں، فتنوں اور بلووں کا بازار گرم رہتا تھا، لوگ سیاسی و مذہبی جھگڑوں کے ہاتھ کا کھلونا بنے ہوئے تھے، مذہبی تعصب اور پارٹی بازی کا جنون زوروں پر تھا، بہت سے لوگ ان جھگڑوں کی نذر ہو جاتے تھے، اور بہت سے گھر بار چھوڑنے پر مجبور، اولاد الزنا فوج در فوج تھے، جن کی زندگی کا مقصد ایذا رسانی اور لوگوں کی ٹوپی اُچھالنا تھا، مخالف پارٹیاں قصائد میں ایک دوسرے کی دھجیاں اُڑاتیں، باشندے روکھے اور بارِ خاطر تھے، عام باشندے خارجی عقیدہ کے حامل تھے، مکانات تکلیف دہ اور

---

[1] مقدسی ص۳۰۷

مُتعفِن تھے، شہر وحشت خیز اور بے رونق تھا، اس کی فصیل کے باہر خندق تھی، جامع مسجد کے سامنے ایک جاذبِ نظر قید خانہ تھا۔[1]

ہَراۃ :- خراسان کا باغ تھا، نہایت معمور، اس کا دیہاتی علاقہ بھی خوب آباد اور سرسبز تھا، اعلیٰ قسم کے انگور اور پھل بہت پیدا ہوتے تھے، شہر کے مکانات باہم بھینچے ہوئے تھے، باشندے خوش مذاق، خوش پوش، خوش زبان اور صاحبِ فہم و نظر تھے، یہاں سے مختلف قسم کی مٹھائیاں اور کپڑے درساور کئے جاتے تھے، عام باشندے شَرّی مزاج اور قتل کے خوگر تھے، شہر کے واعظ نہ تو فقہ و ادب میں درک رکھتے، نہ عبادت و ریاضت کی طرف مائل تھے، عام بولی رکیک اور سوقیانہ تھی، یہاں کی روٹی کھاکر پیٹ نہ بھرتا تھا، اور یہاں کے جھگڑے اور فسادات کبھی ختم نہ ہوتے تھے۔[2]

مروشاھجان :- بہت عمدہ شہر تھا، دل کش، خوش نما، شاندار، اور ارزاں، یہاں کے مکانات بلند اور خوبصورت تھے، باشندے جودتِ عقل اور بہادری میں مشہور تھے، گرمی کے موسم میں یہاں خاصی گرمی پڑتی تھی، شہر ایک وسیع میدان میں پہاڑوں سے دور آباد تھا، پرانا مرو ایک ٹیلے پر واقع تھا جس کے وسط میں جامع مسجد تھی، یہاں کھانے لذیذ ہوتے تھے، علوم و فنون کے فضلاء موجود تھے، رات کو علمی مناظرے اور مباحثہ کی مجلسیں منعقد ہوتی تھیں، واعظ ذی علم اور امام ابوحنیفہ کے مقلد تھے، مدارس میں طلبہ کو وظیفے دیئے جاتے تھے، بازار خوش ترتیب تھے، شہر میں دولتِ عبّاسیہ کے مشہور سپہ سالار ابومسلم خراسانی کا محل تھا، یہاں کے حمام، کھچڑا اور روٹی خاص طور پر عمدہ تھے، پانی خراب تھا، فیاضی اور مروت کی بھی لوگوں میں کمی تھی، وسائلِ رزق تنگ تھے

---

[1] مقدسی ص ۳۰۵ [2] مقدسی ص ۳۰۶ و ۳۰۷

باشندے بڑے شاطر اور ہنگامہ پرور تھے، شہر کی آبادی فسادات کی وجہ سے کم ہوگئی تھی اور اکثر مکانات اُجڑ گئے تھے، فصیل کے باہر کی آبادی کا ایک تہائی حصہ کھنڈر تھا، شہر کا قہندز اُجڑ چکا تھا، اور وہاں بغیر رہبر کے پہنچنا سخت دشوار تھا، پانی فصیل کے اندر اور باہر کی آبادی کے لئے نہروں اور نمبوں سے آتا تھا، شہر میں عمدہ حوض بھی تھے، جن تک مقررہ راستوں اور دروازوں سے رسائی ہوتی تھی، شہر میں بدکاریاں پھیلی ہوئی تھیں، اور مذہبی گروہ بندی کے زیر اثر ہونے والے جھگڑوں سے زندگی کا لطف کرکرا ہوگیا تھا، جامع مسجد میں خراج اور پولیس کے دفاتر تھے، باشندے طنز و تشنیع کے عادی تھے۔ چونکہ عباسی خلیفہ مامون (متوفی ۲۱۸ھ) ایک عرصہ تک یہاں رہا تھا، شہر کے لوگوں میں عراق کے طور طریق اور آداب کی بو آگئی تھی، اسی بنا پر یہاں بہت سے لوگ، خوش سلیقہ، خوش زبان اور خوش لباس نظر آتے تھے[1]

مرورُوذ :۔ بلند پایہ شہر تھا، جہاں ضروریات زندگی خوب مہیا تھیں، رقبہ میں زَبید سے دو تہائی تھا، جامع مسجد جس کے ستون چوبی تھے، بازار میں واقع تھی، گرمی کے موسم میں یہاں گرمی پڑتی تھی جس کے زیر اثر بازار سائبان پوش کردئے جاتے تھے[2]

نیشاپور (یا ایران شہر) صوبۂ نیشاپور کا صدر مقام اور سارے خراسان کا پایۂ تخت تھا، جلیل القدر شہر تھا، اسلامی دنیا میں اس کی نظیر نہ تھی، شہر میں بہت سی خوبیاں تھیں:۔ خوب وسیع تھا، پانی صحت بخش تھا، ہوا طاقت بخش تھی، علماء، فضلاء، وجیہ لوگ بڑی تعداد میں موجود تھے، پھل خوب تھے اور نہایت لذیذ ہوتے تھے، گوشت عمدہ تھا اور سستا بکتا تھا، رزق کے دروازے کھلے ہوئے تھے، بازار اور گھر کشادہ

---

[1] مقدسی ص۳۱۱ و ۳۱۲ [2] مقدسی ص۳۱۴

تھے، گاؤں اور جائدادیں آباد و سرسبز تھے۔ یہاں کی مٹی زرخیز اور باغ نزہت بخش تھے، لوگ نکتہ رس اور طبّاع تھے، مناظرہ اور مجادلہ کی مجلسیں عام تھیں، اسکول اور مدرسے خوش وضع تھے، لوگ باسلیقہ، خوش پوش اور خوش آداب تھے، رسم و رواج ستودہ تھے، مختلف پیشوں کے ماہر موجود تھے، تجارت، حوصلہ مندی، مروت، نیکی، دوستی اور محبت میں ان کا دور دور نام تھا، شہر مشرق و مغرب کی تجارت کا اڈا تھا، یہاں سے سامان دور دور ملکوں کو جاتا تھا، یہاں کے مختلف النوع کپڑے آب و تاب کے لئے مشہور تھے، مصر اور عراق کے خوش پوش اور شوقین یہاں کے کپڑے بہت پسند کرتے تھے، پھل دور دور سے یہاں لائے جاتے تھے، یہ فارس، سندھ، کرمان کی تجارت درآمد و برآمد کا چوراہا تھا، خوارزم، رَیّ اور جُرجان سے بھی اس کی تجارت بڑے پیمانہ پر تھی، دور دور سے لوگ تجارت اور تحصیل علم کے لئے ادھر کا سفر کرتے تھے، گرمی کا موسم یہاں خوشگوار ہوتا تھا، خوب برف باری کے باوجود سردی کا موسم تکلیف دہ نہ تھا، انگور کے باغ یہاں بہت تھے، کوئی فقیہ یا مذہبی عالم ایسا نہ تھا جو ادب سے دل چسپی نہ رکھتا ہو، انصاف کی باگ ڈور شریف حکام کے ہاتھ میں تھی، ہر دن مباحثے اور مبادلے ہوتے تھے۔ سیّاح نے لکھا ہے: ۔ مجھ سے فارس میں ایک شخص نے نیساپور کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا: ۔ یہاں چوالیس محلّے ہیں جن میں سے کچھ نصف شیراز، حیرہ یا جُور کے برابر ہوں گے، یہ شہر فسطاط سے بڑا تھا، بغداد سے اس کی آبادی زیادہ تھی، تجارت و تمدن میں بصرہ سے زیادہ تھا، قیروان سے زیادہ شاندار، اردبیل سے زیادہ صاف اور ھمذان سے زیادہ معمور تھا، نہ یہاں بو تھی، نہ دلدل، نہ وحشت، نہ کوئی تکلیف، ہاں یہ ضرور ہے کہ یہاں کی ہوا خشک تھی، لوگ روکھے تھے، بولی خراب تھی،

لوگ جلد مشتعل ہو جاتے تھے، عیش و لطف کے وسائل دشوار تھے، مسجدوں میں اندھیرا رہتا تھا، راستے گندے تھے، سراؤں پر وحشت برستی تھی، دکانیں بے ڈھنگی تھیں، شہر ٹلاوں کی زد میں تھا، اشیاء ضرورت گراں تھیں، اچار، چٹنی اور ایندھن کمیاب تھے، دیہاتی علاقہ خشک تھا، شہر کی لمبائی تقریباً ۳ میل اور اسی قدر چوڑائی تھی، شہر کے گرد فصیل اور خندق تھی، شہر سے متصل قُہندز تھا، شہر میں داخل ہونے کے پچاس سے زیادہ راستے تھے، جامع مسجد رَبَض یا بیرونی شہر میں تھی، یہاں کے بلووں اور جھگڑوں کو دیکھ کر عقل گم ہوتی تھی اور مذہبی تعصبات کا مشاہدہ کرکے دل میں ٹیس اُٹھتی تھی، شہر کا محتسب بے رُعب اور ڈھیلا تھا، خطیب فنِ خطابت سے بے بہرہ تھے، جمعہ کے دن جامع مسجد نمازیوں سے خالی ہوتی، یہاں کے پیش امام کسی گنتی شمار میں نہ تھے نہ ان کی تلاوت میں رس تھا، واعظ جھوٹ بولتے تھے، شہر میں شیعوں اور کرّامیوں کا طوطی بولتا تھا، امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کے پیرو اقلیت میں تھے، اگر ایک حاکم معزول کر دیا جاتا تو شہر میں فتنوں کا دروازہ کھل جاتا اور مکاروں کی بن آتی۔ سیاح ان لفظوں میں شہر کا ذکر ختم کرتا ہے:

اس میں شک نہیں کہ یہ ایک جلیل القدر شہر ہے، مگر یہاں نہ تو کوئی اچھا بازار ہے، نہ کوئی اچھی سرائے، اس کے علاوہ عوام کا یہ حال ہے کہ جب کوئی سر پھرا کوئی نعرہ لگاتا ہے تو یہ اس کے پیچھے ہو جاتے ہیں، مذہبی فرقوں میں سخت تعصب ہے اور اہل شہر کی چال ڈھال بے ڈھنگی ہے[۲]

ملک مشرق (ہیطل و خراسان) کا موسم و دیگر حالات

سجستان، لُبست، اور طَبَس التمر کو چھوڑ کر جو گرم علاقے تھے، ہیطل اور

---

[۱] ایک فرقہ جس کا ایک خاص کلامی مسلک تھا، جو حضرت معاویہ کی خلافت کو جائز قرار دیتا تھا اور حضرت عثمانؓ کے خلاف تحریک میں حضرت علیؓ کے اخلاقی تعاون پر نکتہ چینی کرتا تھا (الملل والنحل، شہرستانی) [۲] مقدسی ص ۳۱۵ و ۳۱۶

خراسان کا سارا ملک سرد تھا، مگر خراسان میں ہیطل کی نسبت سردی ہلکی پڑتی تھی، سرد ہونے کے ساتھ یہاں کا موسم خشک بھی تھا، مگر سارے ملک (مشرق) کے ہر حصہ اور شہر میں خشکی یکساں نہ تھی، اس کے علاوہ جو مقام زیادہ سرد تھے وہاں گرمی کے موسم میں گرمی بھی زیادہ پڑتی تھی، اس عام قاعدے سے سمرقند کا علاقہ مستثنیٰ تھا، یہاں گرمی کا موسم معتدل اور خوش گوار ہوتا تھا، یہی حال نیساپور کا بھی تھا، البتہ یہاں سردی سمرقند سے کم ہوتی تھی، خراسان اور ہیطل میں لوگ گرمیوں میں چھت پر سوتے تھے، غرج الشار (غرجستان) کا صوبہ گرمی میں خاصہ گرم ہو جاتا تھا۔ خراسان اور ہیطل میں بہت سے دریا تھے، اور پھلوں کی بہتات تھی، سارے ملک میں تین جھیلیں تھیں۔ ایک کھاری اور دو میٹھی، کھاری جھیل خوارزم میں تھی، ایک میٹھی جھیل سجستان میں تھی اور دوسری بخارا میں۔ صرف سیحون اور جیحون دریا ایسے تھے جن میں کشتیاں چلتی تھیں۔

خراسان اور ہیطل ساری اسلامی دنیا میں علوم نقلی و عقلی کے سب سے بڑے مرکز تھے، یہاں کے لوگوں میں علم سیکھنے اور اس میں ترقی و تحقیق کا بڑا شوق تھا، یہاں کے واعظ دور دور مشہور تھے، اور بڑے بڑے مالدار تھے۔ ملک میں بہت سے یہودی آباد تھے، مگر عیسائیوں کی تعداد کم تھی، زردشتیوں کے مختلف فرقے بھی موجود تھے، سیاح نے لکھا ہے کہ اس ملک میں کوڑھ کا مرض بالکل نہ پایا جاتا تھا۔ حضرت علیؓ کی اولاد کو بڑی عزت و وجاہت حاصل تھی، ہاشمی خاندان کے لوگوں کو کوئی نہ پوچھتا تھا اور ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی[1]

حکومت

ہیطل اور خراسان کے علاقہ میں متعدد ریاستیں تھیں جن کے ایک الگ

[1] مقدسی ص ۳۲۲ - ص ۳۲۳

حکمراں تھے، تاہم یہ سارا علاقہ سامانی سلاطین کے زیر اقتدار تھا، اور ان کے نام پر ہر جگہ خطبہ پڑھا جاتا تھا، اکثر علاقہ کے محاصل بھی انہی کے خزانہ میں آتے تھے، مگر ذیل کی ریاستیں باجگذاری سے مستثنیٰ تھیں، یہاں سے صرف تحفے تحائف بھیجے جاتے تھے: سجستان (حکمراں عمرو بن لیث کا خاندان) جوزجان (حکمراں بنو فریغون) غرج الشار (حکمراں سلاطین شار) بُست و غزنین (حکمراں ترکی سلاطین) اور خوارزم۔

سامانی حکومت کے سپہ سالار کا مستقر نیسابور تھا۔ پہلا نامور سامانی سلطان اسماعیل بن احمد تھا جو ۲۸۷ھ میں کل ہیطل اور خراسان پر متصرف ہوا۔ سامان مضافات سمرقند میں ایک گاؤں تھا جو ان سلاطین کا آبائی وطن تھا، یہ لوگ بہرام گور کی اولاد سے تھے۔ سامانی سلاطین نہایت ستودہ سیرت کے حامل تھے علم و ادب کے بھی نہایت قدردان تھے۔ سیاح لکھتا ہے:- "لوگوں میں مشہور تھا کہ اگر کوئی درخت آل سامان کی بغاوت پر آمادہ ہو جائے تو بغیر سوکھے نہیں رہ سکتا، عضدالدولہ کی قوت، رسوخ، دولت مندی اور بڑھتی ہوئی کامرانی کا حال کس پر مخفی ہے: سارے یمن میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا، عُمان کو اس نے فتح کیا، سندھ میں بھی اس کا خطبہ پڑھا جاتا تھا، اس کے علاوہ ایران، فارس اور عراق کے جو علاقے اس کے قبضہ میں تھے اُن سے سب واقف ہیں، بایں ہمہ شوکت، جب اس نے سامانیوں سے تعرض کیا اور خراسان کا سودا اس کے سر میں سمایا تو خدا نے اس کو ہلاک کر دیا، اس کا شیرازہ بکھیر دیا اور اس کی فوجیں تتر بتر کر دیں اور اس کا ملک اس کے دشمن سامانیوں کے حوالہ کر دیا۔"

سامانی دربار میں علماء کو زمین بوسی پر مجبور نہیں کیا جاتا تھا، جمعہ کی رات

کو رمضان کے مہینہ میں ان کے دربار میں مناظرہ اور مباحثہ کی مجلسیں ہوا کرتی تھیں، جن میں بڑے بڑے فاضل شریک ہوتے تھے، بادشاہ علماء کے سامنے مختلف سوالات پیش کرتا جن پر ان کے مابین بحثیں ہوتیں ۔ سامانی سلاطین کا رجحان امام ابو حنیفہ کے مسلک کی طرف تھا - یہ لوگ رعیت اور عوام سے الگ تھلگ رہتے تھے، مہمات حکومت اور پبلک معاملات کی سربراہ کاری وزیر اور حاجب کے ہاتھ میں تھی، ہاں، جب کسی شخص کی عزت افزائی مقصود ہوتی تو یہ سلاطین اپنے ساتھ کھانے کے لئے اس کو بلاتے تھے، اہم معاملات میں ایلچیوں کے روبرو ہو کر بھی بات کر لیتے تھے، ان کا وزیر بخارا کا سب سے ممتاز ماہر فقہ اور راستباز شخص ہوتا تھا، ان کی صحبت میں ہمیشہ بڑے بڑے اصحاب علم و نظر رہتے تھے [1]

مصنوعات اور تجارت

نیساپور سے ذیل کا سامان برآمد ہوتا تھا :- سفید کپڑا، (ثیاب البیض الخفیتہ ؟) شاہجانی نام کے عمامے (العمائم الشہجانیۃ الخفیتہ ؟) راختج نامی کپڑا ؟ تاختج نامی کپڑا ؟ نقابیں، بٹے ہوئے ریشم کا کپڑا، (بین الثوبین ؟) یک رنگا کپڑا (مصمت) عتابی نام کا کپڑا (ایک قسم کا گراں، لہریا ریشم) سعیدی نام کا کپڑا ؟ نظر النفی اور مشطی نام کا کپڑا ؟ بنے بنائے تیار جوڑے - اونی کپڑا، اعلیٰ قسم کا سوت، لوہا وغیرہ -

نسا اور ابیورد سے :- کچا گھٹیا ریشم (قز) ریشمی کپڑا، تل، تل کا تیل، زربفت کا کپڑا -

طوس سے :- اعلیٰ قسم کی ڈوریاں، چٹائیاں، غلے، عمدہ قسم کے کمربند، عمدہ چادریں -

---

[1] مقدسی، ص ۳۳۷-۳۳۹

نسا سے :- بنبوزی نامی کپڑا، لومڑی اور شکرے کی پوستین۔
نیساپور کے دیہاتی علاقہ سے :- مختلف قسم کا موٹا کپڑا۔
ہَرَاۃ سے :- مختلف قسم کا کپڑا، گھٹیا زرکار ریشمی کپڑا (دیباج) خُلدی؛ طائفی کشمش، ہری اور سرخ کشمش، اور منقی، انگور کا شربت (دوشابہ) مربے، ناطفہ، فولاد، پستہ، خراسان کی بیشتر مٹھائیاں۔

مرو سے :- رسّے، ریشمی نقابیں، ریشم، گاتے، پنیر، بیج، تل کا تیل، تانبا۔
سَرخس سے :- غلہ، اونٹ۔
سجستان سے :- کھجور، ٹوکریاں، کھجور کے پتوں سے بنائی ہوئی رسیاں، چٹائیاں
قوہستان سے :- سفید سوتی کپڑا، قالین، عمدہ جانمازیں۔
بلخ سے :- صابن، تل، چاول، اخروٹ، بادام، کشمش، گھی، شیرۂ انگور، انجیر، شربت انار، توتیا (زاج) گندھک، سیسہ، سنکھیا (زرنیخ) اسپرک نام کی زرد گھاس جو رنگائی کے کام آتی تھی، سلگنے والی خوشبوئیں، ریشمی اور سوتی برقعے (دقایات) چادریں، مختلف قسم کا تیل، کھالیں۔
غرج الشار (غرجستان) سے :- سونا، نمدے، خوبصورت قالین، تھیلے، عمدہ گھوڑے، عمدہ خچر۔

ترمذ سے :- صابن، ہینگ۔ یہاں کشتی سازی کا کام بھی ہوتا تھا۔
(معجم البلدان یاقوت لوالج) ولوالج سے :- تل، تل کا تیل، اخروٹ، بادام، پستہ، چاول، مٹر، بیری، تازہ پنیر یا پنیر نکلا دودھ (زخبین) گھی، سینگ، لومڑی کی کھالیں۔
بخارا سے :- ڈھیلے، نرم کپڑے، جانمازیں، بڑے قالین، چاندنیاں، سوزنیاں (ثیاب الفرش الفندقیہ؟) زرد رنگ کی دوسوتی (صفر المغیر؟) طبری؟، زین کسنے کے تسمے، اُشمونی نام کا کپڑا، پھلوں کا شیرہ، بھیڑ کی کھالیں، روغن مہندی۔

گرنیبتنة سے :- رومال۔
دبوسیة اور وذار (ھیطل) سے :- عمدہ قسم کا وذاری نام کا کپڑا۔
(معجم البلدان یاقوت کرنیجن) زبیجن (ھیطل) سے :- سرخ رنگ کے زنانے ادنی تہبند یا غرارے، کھالیں، جانمازیں، کٹورے، سن کی رسیاں، گندھک۔

خوارزم سے :- سمور نامی جانور کی پوستین، سنجاب بھورے رنگ کی گلہریوں کی پوستین (جن کو آرائش، نرمی اور گرمی کے لئے مالدار لوگ پہنتے تھے)، قاقم نام کے جانور کی پوستین (اس کی پوستین گرمی میں بھوری اور جاڑے میں سفید ہو جاتی تھی)، فنک نامی لومڑی کی پوستین، دلہ نامی جانور کی پوستین، خز نامی جانور کی پوستین، (خز پوست) رنگین خرگوش کی پوستین، بکری کی کھالیں، موم، تیر، ٹوپیاں، غراالسمک (مچھلی سے بنا ہوا گوند؟) (اسنان السمک) مچھلی کے کانٹے، اود بلاؤ کے خصیے، (خرمیان) کہربا نام کا معدنی گوند جو آرائشی سامان بنانے میں کام آتا تھا، کیمخت نام کا کھردرا چمڑا، شہد بندق (نام کا گرمی دار میوہ)، شکرے، تلواریں، زرہیں، خلنج نام کے چتکبرے کبوتر، صقلبی غلام، بکریاں، گائیں (یہ تمام اشیا ملک بلغار سے خوارزم آتی تھیں اور یہاں سے دوسرے ملکوں کو بھیجی جاتی تھیں) اس کے علاوہ خوارزم سے ذیل کا سامان باہر بھیجا جاتا تھا :- عناب، بڑی مقدار میں کشمش اور منقی، دودھ دوہنے کے برتن (ملابن) تل، چادریں، دریاں، اوڑھنے کے مطابب کے کپڑے، اعلیٰ قسم کا زرکار ریشمی کپڑا ریشمی نقابیں، نیاب آرنج؟ سخت کمانیں، مچھلی، پنیر یا پنیر نکلا دودھ، مکھن یا تازہ پنیر، چھاچھ (مصل) مٹھا، یہاں کشتی سازی کا کام بھی ہوتا تھا۔

سمرقند سے :- سمرقندی اور سیمگون نامی کپڑا، تانبے کی دیگیں، عمدہ قسم کے قاقم جانور کی پوستین، زرکار ریشمی کپڑا (دیباج)، ممرجل نام کا سرخ کپڑا، سینیزی؟ (شاید کپڑے کا نام ہے) خیمے، رکابیں، لگام کے چھلّے، تسمے، بڑی مقدار میں گھٹیا کچا